سوال

(10) نماز میں ہاتھ باندھا سنت ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں ہاتھ باندھا سنت ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیعہ کو جواب۔

بشیر حسین سلمہ! بعد دعا کے معلوم ہو کہ خط تمارا آیا حالات سے مطلع ہوا تم نے جو لکھا ہے کہ کوئی قرآنی آیت ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کے بارے میں لکھو تو اولا! ہر چیز کا حکم قرآن میں بالتفصیل نہیں۔ مثلاً نماز میں صبح کی دو رکعت ظہر و عصر چار چار مغرب کی تین اس کے متعلق قرآن میں کہیں نہ ملے گا۔ اب یہ حکم حدیث کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ سے ملا ہے۔ اس لئے واجب العمل ہے قرآن نے تو اتنا بتایا ہے کہ ہم مسلمانوں کو مجرموں کی شکل میں دیکھنا نہیں چاہتے مجرم کیونکہ ہاتھ باندھے یا جوڑے ہوئے حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اس کو خداوند عالم اپنے سامنے گوارا نہیں کرتا ہے۔ کہ جب بندے میری بارگاہ میں آئیں۔ تو دنیاوی طریقے سے ہاتھ باندھے ہوئے میری عبادت نہ کریں۔ اس لئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔ انجعل المسلمین کالمجرمین کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کی طرح بنا دیں۔ اب رہ گیا یہ کہ قدرت کے طریقے پر ہم کو بھی یہی عمل کرنا چاہیے۔ اگر وہ ہم سے سخاوت کو چاہتا ہے۔ تو سخاوت کریں۔ اگر علم کو چاہتا ہے۔ تو علم حاصل کریں۔ یہاں تک کہ اگر اس نے اپنے متعلق یہ کہہ دیا ہو۔ کہ میری قدرت کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ تو ہم کو بھی یہی چاہیے کہ ویسے ہاتھ ہم بھی رکھیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں موجود ہے کہ اللہ کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ قرآن

رسول کو خدا فرماتا ہے۔ کہ اے رسول ﷺ ان سے کہہ دو۔ کہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ جب اللہ کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ تو پھر اللہ ہی کے طریقے کو اختیار کریں۔ تاکہ وہ راضی ہو۔ لہذا جب ہم خدا کے سامنے نماز میں کھڑے ہوں۔ تو ہاتھ کھلے ہونے چاہیں۔

تیسرے یہ کہ اسلام فطرتی مذہب ہے۔ یعنی جو ہماری فطرت ہے وہی مذہب اسلام ہے۔ تو اب ہم کو اپنے جسموں کے اعضاء پر غور کرنا چاہیے۔ چنانچہ سر بلند ہے پیر نیچے ہیں۔ ہاتھ لٹکے ہوئے ہیں۔ جب ہاتھ رانوں پر لٹکے ہوئے ہیں۔ تو پھر نماز میں ہم خلاف فطرت کیوں کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ موافق ہی اس کی درگاہ میں جائیں۔ تاکہ بناوٹ نہ ہو اس جگہ سے نماز میں ہاتھوں کا کھولنا ضروری ہے۔

چوتھے یہ کہ اہل سنت کی کتابوں میں ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے میں شیعہ اور سنی دونوں متفق ہیں۔ اور ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا فقط سینوں میں ہی پایا جاتا ہے۔ اور ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا دونوں مذہبوں میں تو پھر وہ چیز کے جس پر دونوں کا اتفاق ہو زیادہ بہتر ہے۔ یا وہ کہ جس پر ایک کا اتفاق ہو۔ اہل سنت کی کتابوں سے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا واجب ہے۔ اور رسول خدا ﷺ بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے۔

قول مالک العزیمۃ فی الارسال والرخصۃ فی الوضع والاخو کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل کذالک وکذا اصحابہ حتی تنزل الدم من روس اصابعھم

(کنز الدقائق ص 25 مطبوعہ نولکسور لکھنو) ترجمہ۔ امام مالک جو چار یعنی امام ابو حنیفہ۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبلؒ اور امام مالکؒ) نے کہا ہے کہ واجب ہے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا او اجازت ہے۔ کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے۔ اور ان کے اصحاب رضوان اللہ عنہم اجمعین بھی ایسا ہی کرتے۔ اور اتنی اتنی دیر تک ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے کہ انگلیوں کے پوروں میں خون جھول آتا ہے۔ ؟

الجواب۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

مجیب کا کلام عجیب ہے کہ ایک امر کو پہلے تسلیم کر چکا ہے۔ کہ یہ قرآن میں بالتفصیل نہیں لہذا اس کا حدیث سے ثبوت لازم ہے پھر اپنے غلط قیاس سے اس کو قرآن مجید سے ثابت کرنے کی کوشش کی اور ثابت نہ ہو سکا مجیب کو لازم تھا۔ کہ جب قرآن میں تصریح نہ تھی۔ تو حدیث صریح پش کرتا۔ جو نہ کر سکا۔ اے جناب! اللہ تعالیٰ پر مخلوق پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے عابد کو معبود پر قیاس **لاحول ولا قوۃ الا باللہ لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون** معاذ اللہ::: کیا وہ نماز پڑھتا ہے۔ جو اس کے ہاتھوں پر قیاس کیا اتنی دور گئے اور اللہ تعالیٰ کا حکم **واضمم یدک الی جناحک** آیت کا خیال نہ کیا۔ کہ ضم کا حکم ہے۔ فافہم وتدبر پھر **انجعل المسلمین کالمجرمین** کا مطلب بھی غلط بتایا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایک واقعہ نقل کر کے منکرین کو وعید فرمائی

خلاصہ کہ ہم مجرموں یعنی کافروں کو مسلموں کی طرح جنت میں داخل کر کے آرام نہ دیں گے۔ بلکہ جہنم میں داخل کر کے عذاب کریں گے۔ اور بس اس میں ہاتھ جوڑنے یا باندھنے کا ذکر بالکل خیال باطل ہے۔ اور یداہ **مبسوطتان** اول تو متشابہات میں سے ہے۔ نیز اس سے دائمی داد دہش مراد ہے۔ نہ کے ہاتھ لٹکا کر کھڑے رہنا یا چلنا پھرنا وغیرہ۔ مجیب نے قرآن مجید میں تدبر ہی نہیں کیا۔ یوں ہی سنی سنائی باتوں کو نقل کر دیا۔ جن کا نہ سر ہے نہ پیر ہاتھ باندھ کر دربار میں کھڑے ہونا اعلیٰ درجہ کا ادب و تہذیب ہے اور ہاتھ لٹکانا ایک گونہ سو۔ بے ادبی اور بد تہذیبی ہے۔ جیسے کشتی گیر مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ مگر سیدھے کو الٹا سمجھنا آپ کی سمجھ کا پھیر ہے۔ اور کچھ نہیں۔ اے جناب! پھر آپ نے وہی غلط قیاس شروع کر دیا۔ فطرۃ کا ذکر کر کے بھی آپ کو کچھ حاصل ہوا۔ آپ کا قیاس ایسا ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ فطرۃ نے تو آپ کو شکم مادر سے ننگا اور خون وغیرہ سے آلودہ اور سر نیچے اور پاؤں اوپر کی طرف زمین پر اوندا پیدا کیا۔ پھر آپ کسی منہ سے اللہ کے سامنے نہا دھو باوضو کپڑے پہن ک قبلہ رو سر اوپر اور پاؤں نیچے کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور خط و حجامت و ناخن تراشی وغیرہ بھی نہ تھی۔ پھر آپ اسی ہیت سے برہنہ نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ بلکہ ہر وقت ایسے ہی کیوں نہیں رہتے۔ فطرت کے خلاف کس لئے کرتے ہیں۔ ہاتھی کے دانت صرف دیکھانے کے لئے ہی ہیں۔ نہ کھانے کے لئے نیز قیام میں تو آپ نے ہاتھ لٹکائے مگر رکوع او سجود اور قعود میں کہاں رکھیں گے۔ پھر ان کے لئے کیا دلائل ہوں گے۔ اے جناب! یہ بناوٹ نہیں یہ سنت رسول اللہ ﷺ ہے جس کا ثبوت تمام کتب صحاح وغیرہ میں موجود ہے۔ اور سلف اور خلف اور تمام صلحاء امت کا عمل در آمد ہے اگر آپ کو روز روشن میں کھڑا کر کے دھوپ میں بھی سورج نظر نہ آئے۔ تو قصور کس کا ہے۔ یہ آپ نے غلط لکھا ہے کہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے میں شیعہ اور سنی متفق ہیں۔ کتب حدیث میں شروع حدیث اہل سنت و کتب فقہ ہدایہ شرح وقایہ سعایہ کنز الدقائق وغیرہ میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا سنت ہے۔ ہاں امام مالک کی طرف لوگوں نے عدم وضع منسوب کیا ہے خود ان سے موطا میں منقول نہیں۔ پھر آپ کی منقولہ عبارت میں واضح اور اخذ کو رخصت وثابت بتیا ہے اور آپ اس کو ک بناوٹ بتاتے ہیں لہذا یہ بھی جا آصیح حکے خلاف ہے اور احادیث صحیح اور آثار صحابہ و تابعین و صلحاء امت کے مقابلے میں ایک مروجہ و بے اصل روایت جس کی وئی سند بھی نہیں جو امام مالک کی طرف منسوب ہے کوئی چیز نہیں اور تمام امت کے عمل و روایات کے بھی خلاف ہے۔ لہذا باطل ہے۔ (اور نماز میں سینہ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔) (ابو سعید شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی 25 ذی الحجہ 1258ھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد11ص 92-95

محدث فتویٰ